سیدہ فاطمہؓ نے حسین علیہ السلام کی تربیت کیسے کی؟

اَلْحُسَیْنُ مِنِّیْ وَ اَنَا مِنَ الْحُسَیْن

° آج کی ہماری پرُ وقار بامقصد نشست جو ہر جمعہ کو عالم القرآن کلاس کا خوبصورت موقع ہوتا ہے آج اللہ نے ہم پر بہت عظیم فضل فرمایا ہے کہ مجھے اور آپ کو اللہ نے اہل بیت اور خاص طور پر سیدنا امام حسینؓ کے ذکر خیر میں بیٹھنے کا موقع دیا۔

بزرگوں کا ارشاد مبارک ہے:

ذکرِ اہل بیت صرف خوش نصیبوں کے حصے میں آتا ہے۔ ذکر اہل بیت کرنا ذکرِ اہل بیت میں بیٹھنا ذکر اہلِ بیت کیلئے اہتمام کرنا یہ ہر ایک کا کام نہیں ہے اور آپ سب بڑے خوش نصیب ہیں جنھیں اللہ نے یہ سعادت عطا فرمائی ہے۔

یقیناً جو کارنامہ حضرت حسینؓ نے انجام دیا وہ کسی طور بھی ہم لفظوں میں بیان نہیں کر سکتے دنیا کا بڑے سے بڑا عالم بھی آپ کی اُس قربانی کو اس انداز میں بیان کرے کہ حق ادا ہو ایسا نہیں ہوسکتا۔ اس لیے کہ آپ اس اُمت میں ایسا خوبصورت اور اعلی بیج بُو گئے ہیں جس کا پھل بھی آپ خود ہی ہیں اس کا درخت بھی آپ ہیں اس کی شاخیں بھی آپ ہیں اور اس کا پھل بھی آپ ہیں تو لہذا آپ کے مقابلے میں کوئی آ نہیں سکتا اس قربانی میں اس یادگار میں آپ بے مثال ہیں آج ۱۱محرم کا دن ہے کل ۱۰محرم کی وہ گھڑیاں گزری ہیں میں سوچ رہا تھا اور میں دیکھ بھی رہا تھا کہ جگہ جگہ حسین کے لنگر چل رہے ہیں پھر تھوڑا انٹرنیٹ پر بھی سرچ ہوئی میڈیا کو بھی دیکھا اتنے بڑے پیمانے پر پوری دنیا

میں کوئی لنگر نہیں چلا سکتا جتنے بڑے پیمانے پر حسینؓ کا صرف نام چلا دیتا ہے صرف نام اتنا بڑا لنگر کہ کل لوگوں لوگ سیراب کیے گئے۔ لاکھوں لوگوں کو دودھ پلایا گیا سبیلیں پلائی گئیں کھانے کھلائے گئے لاکھوں لوگ سیراب ہوئے۔ میں سوچ رہا تھا میرا حسین آج بھی اُمت محمدیہ کا پیٹ پال رہا ہے آج بھی آپ سے لوگوں کے پیٹ کی پیاس بجھ رہی ہے۔ خود تو قربان ہو ہی گئے قیامت تک کے مسلمانوں کیلئے ایک ایسا لنگر کھول گئے جس کا کوئی مقابل نہیں ہوسکتا وہ پاکستان ہو وہ انڈیا ہو وہ بڑے بڑے اسلامک ممالک ہوں یہاں تک کہ غیر مسلم ممالک میں بھی آپ کے نام کی سبیلیں لگائی گئیں۔ آپ کے نام کے ڈنکے پوری دنیا میں نظر آئے تو اس سے پتہ چلا ہم صحیح انسان کی باتیں کر رہے ہیں کیونکہ اتنا بڑا ایول اللہ کسی انسان کا بننے نہیں دیتا اگر وہ اللہ کو قبول نہ ہوا گر وہ قبول نہ ہوا اللہ ایسا نہیں ہونے دیتا۔

یہ ایک ایسا نام ہے جس نام کی برکت کیش کی طرح ہے ذکرِ اہل بیت کیش ہے آپ ابھی ذکر کریں ابھی اس کی برکت لے لیں فوراً رزلٹ آتا ہے اتنی تیزی سے کوئی بھی آپ کی دعا کو قبولیت کا شرف نہیں دے پائے گا جتنی تیزی سے اہل بیت کا ذکر دیتا ہے۔

الحمد اللہ حضرت حسینؓ آپ کی شانوں کا ذکر آپکا عزت و مقام جو میں نے حضورﷺ کی حدیث کریمہ پڑھی ہے آقاﷺ نے فرمایا

اَلْحُسَیْنُ مِنِّیْ وَ اَنَا مِنَ الْحُسَیْن

حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں یعنی میری جو ذات ہے اس کا تعارف حسین ہیں مجھ سے حسین آیا ہے اور میں حسین سے آیا ہوں تو جس نے مجھے ملنا ہو حسین کو مل لے اور جس نے حسین سے ملاقات کر لی وہ سمجھ لے کہ اس نے مجھ سے ملاقات کر لی۔ بہت پیارے الفاظ ہیں قابلِ غور بات یہ کتنے محبت والے لفظ ہیں حضورﷺ نے بڑی شانیں عطا کی اپنے صحابہ کو سیدنا صدیق اکبرؓ کے بارے میں فرمایا جو اللہ نے میرے دل میں ڈالا میں نے سارا ہی وہ ابو بکر کے دل میں ڈال دیا اور اگر میرے بعد کوئی نبی آنے کی گنجائش ہوتی تو تم میں عمر نبی ہوتے عثمان جنتی ہے جنتی ہے سو مرتبہ سے زیادہ فرمایا عثمان جنتی ہے علیؓ کا چہرہ دیکھنا بھی عبادت ہے یہ سارے درجے اور مقام عطا کیے اپنی بیٹی کیلئے کہا فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے فاطمہ جنت کی عورتوں کی سردار ہے یعنی حد کر دی درجے اور مقام کی لیکن جب سیدنا حسینؓ کی باری آئی تو انداز ہی جدا ہے فرمایا کوئی دو نہ ہمیں سمجھے (سبحان اللہ) ہمیں کوئی الگ الگ نہ جانے حسین اور ہیں میں اور ہوں میں اور ہوں حسین اور ہیں یہ نہ کوئی جانیں **اَلْحُسَیْنُ مِنِّیْ** حسین میرے اندر سے ہے **وَ اَنَا مِنَ الْحُسَیْن** اور حسین کے اندر سے میں ہوں اتنی محبت اتنا قرب اس قدر یکسوئی کہ کسی اور کیساتھ یہ انداز نہیں ہے لہذا چونکہ حضورﷺ کے اس نواسے کا معاملہ اتنا بڑا ہونے والا تھا کہ آقا دو جہاںﷺ کو اللہ نے ہر رتبہ اور مقام دیا کوئی رتبہ اور مقام ایسا نہیں ہے جو حضورﷺ کو نا دیا گیا ہو کوئی درجہ کوئی عزت کوئی شرف کوئی برکت کوئی اعلیٰ سے اعلیٰ چیز کا آپ نام لیں اللہ نے وہ حضور کو عطا فرمائی دی ہے کوئی بھی نام لیں آپ جس کا تعلق عزت سے ہے برکت سے ہے

بہتری سے ہے وہ حضور کو دی گئی (اللہ)

ے داستانِ حسن جب پھیلی تو لامحدود تھی　　اور جب سمٹی تو تیرا نام بن کر رہ گئی

تو ہر شے دی ہے

یاصَاحِبَ الجمالِ وَسیّدالبشر　　مِن وَجہکَ المنیر لَقد نَوّرالقمر

بعد از خُدا بزرگ توئی قصّہ مختصر

اگر اللہ کے بعد کوئی بزرگ ہے تو وہ تیرا اور میرا رسول ﷺ ہے جو اللہ کے بعد سب سے بڑا ہے سارے درجے اور مقام دیئے لیکن ایک ایسی خوبی ہے جو حضور ﷺ کو نہیں دی گئی اور حضور ﷺ کو وہ زندگی میں نہیں ملی آپ اپنی زندگی میں اس خوبی کیساتھ نہیں نوازا گیا زندگی میں آپ کو وہ خوبی نہیں دی گئی آپ سوچ رہے ہوں گئی وہ کونسی ہے ابھی آپ کہہ رہے ہیں ساری خوبیاں دی گئی ہیں ایک ایسی خوبی ہے جو نہیں دی گئی اور وہ یہ ہے حضور ﷺ شہید نہیں ہوئے آپ کا بستر پر وصال ہوا ہے آپ تو اپنے گھر کے اندر بستر پر وصال کرتے ہیں اور شہید ہونا جو بہت بڑا درجہ ہے اللہ کے راستے میں شہادت کا مقام پانا اسکا تو مقام ہی بہت بڑا ہے۔

آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا

شہید وہ ہے کہ اس کے خون کا قطرہ ابھی زمین تک نہیں پہنچتا کہ اللہ اس کی روح کو جنت تک پہنچا دیتا ہے۔

وہ اتنا عظیم آدمی ہے جو شہید ہوا اللہ کے راستے میں جیسے گولی لگی جیسے تلوار لگی جس نے اپنی جان اللہ کے راستے میں پیش کر دی وہ بہت بڑے مقام پر پہنچ گئے۔

فرمایا

شہادت ایک ایسا زبردست مقام ہے کہ اس کا کوئی جوڑ نہیں اور جو شہید ہوا اس کا کوئی حساب نہیں ڈائریکٹ جنت کے اندر داخلہ ہے کیونکہ شہید ہوا اس نے جان پیش کر دی ہے حضور ﷺ شہید تو نہیں ہوئے یہ اتنا بڑا مقام تھا قرآن نے بھی اس کا ذکر کیا

جو ہمارے راستے میں مارا جائے جو ہمارے راستے میں اپنی جان دے جو ہمارے رستے میں اپنے آپ کو قربان کر دے تم میں سے کوئی اس کو مردہ نہ کہے وہ زندہ ہے اور ہم اسے رزق خود دیتے ہیں وہ زندہ ہے شہید زندہ ہے۔ قرآن منع کر رہا ہے تم میں سے کوئی میرے شہید کو مردہ نہ کہے تو اتنا بڑا درجہ قرآن اس پر بات کرے حضور ﷺ کی حدیثوں میں ذکر آئے لیکن آپ شہید نہیں ہوئے تو پھر یہ مقام کیسے دیا جاتا تو اللہ نے کمال کر دیا یہ ہو نہیں سکتا تھا شہادت کا یہ مقام حضور کو ناں دیا جاتا دینا بھی تھا اُدھر یہ بھی تھا میرے نبی کی جنگ کے اندر میدان کے اندر موت ناں آئے میرا نبی ایک کمرے میں گھر کے اندر وصال کرے یہ بھی ہے یہ بھی تھا کہ آپ کو شہادت بھی دینی ہے ساتھ آپ کا عام

جس طرح وصال ہوتا ہے بیماری سے وصال ہوتا ہے بیماری سے بیمار ہو گئے بخار ہو گیا وصال ہو گیا اُدھر یہ بھی ہے اللہ نے اس شہادت کو کس طرح حضور ﷺ کے خاطے میں ڈالا اس کیلئے سیدنا امام حسینؓ کو منتخب کیا گیا وہ شہادت کا درجہ جو حضور کو دینا تھا وہ آپ کے نواسے کے ذریعے دیا گیا اور وہ شہادت جو حضور ﷺ کی ہونی تھی وہ حضور کے نواسے کی شکل میں دے کر اس کو حضور کے رجسٹر میں درج کر دیا گیا لہذا یہ شہادت سیدنا حسینؓ کی نہیں ہے یہ شہادت حضور کی ہے جس طرح آقا دو جہاں ﷺ کی کسی چیز کا ذکر اللہ مٹنے نہیں دیتا ایسے ہی یہ شہادت بھی کبھی نہیں مٹیں گی اس کا ذکر بھی عام ہو گا اس کا بھی ذکر بار بار ہو گا ہر سال ہو گا نئے انداز سے ہو گا دوبارہ سے امت پھر

؎ ذرہ قوموں کے ضمیر کو بیدار تو ہو لینے دو ہر قوم پکارے گی ہمارے ہیں حسین

ہمارے ہیں حسین یہ تو وقت آنے کی دیر ہے ہندو بھی کہے گا حسین تو ہمارے تھے یہودی کہے گا ہمارے تھے عیسائی کہے گا نہیں ہمارے تھے مسلمان تو پہلے ہی کہتا ہے کہ ہمارے ہیں تو انسان کے ضمیر کو بیدار تو ہو لینے دو ہر قوم پکارے گی ہمارے ہیں حسین لہذا اصل میں یہ شہادت حضور کی ہے اور صحابہؓ فرمایا کرتے اکثر ایسا ہوتا سید امام حسینؓ کی عمر مبارک ۲۲ برس ہوئی تو آپ بئیس برس کے جوان تھے تو آپ اکثر مدینے کے بازار میں جب داخل ہوتے آپ اکثر جب مدینے کے بازار میں نکلتے تو دور سے جو لوگ دیکھتے وہ اس شوق سے بھاگے آتے کہ یہ تو حضور بازار میں نکل آئے ہیں اس قدر شباہت آقا ﷺ کیساتھ تھی ملتی تھی چہرہ اتنا حضور کیساتھ انداز ناک نقشہ اتنا آقا ﷺ جیسا تھا آپ جب بازار جاتے صحابہ کو لگتا آقا ﷺ دوبارہ تشریف لے آئے دنیا میں بڑے صحابی فرماتے حضور نظر آ جایا کریں آپ کو دیکھ کر ہمیں آقا ﷺ کی زیارت ہوتی ہے لہذا آپ کا سراپا حضور جیسا تھا اس لیے اس شہادت کا ذکر بہت بڑا ہے۔ بعض سوچتے ہوں گے کیوں ہوتا ہے انہی کا کیوں ہوتا ہے اور بھی تو اتنے شہید ہیں کیا بدر کے شہداء چھوٹے ہیں سارے بہت بڑے ہیں بدر کے شہداء اللہ نے ان کا ذکر کیا ہے قرآن میں جنھوں میں بدر میں اپنی جانیں دی اُحد کے شہدا بہت بڑے ہیں سیدنا امیر حمزہ جن کو حضور ﷺ نے خود سیدۃ الشہداء کا لقب دیا آپ نے اپنی زبان مبارک سے فرمایا

اگر کوئی شہیدوں کا سردار ہے تو وہ امیر حمزہ ہے آپ کے چچا بہت بڑی شہادت ہے خندق کے شہدا بہت بڑے ہیں حُنین کے شہدا بہت بڑی شہادت ہے یہ بھی تو شہید ہیں ان کا ذکر کیوں نہیں ہوتا اور سیدنا امام حسینؓ کا اتنا کیوں ہوتا ہے اس لیے آپ کا ذکر زیادہ ہے کیونکہ یہ شہادتِ نبی ہے یہ حضور ﷺ کی شہادت کا معاملہ ہے تو لہذا اللہ نے اس کو کبھی بھی ختم نہیں ہونے دینا۔

ہم اپنے بچپن میں چھوٹی عمر تھی چوتھی پانچوی کلاس میں پڑھتے تھے اس وقت سے ہم یہ دیکھ رہے ہیں محرم کے دن آتے تو اسی طرح آپ بھی اپنے بچپن میں دیکھتے ہوں گے اس طرح محرم کے دن آتے ہیں دوبارہ سے سیدنا امام حسینؓ کا ذکر چھیڑتا ہے ایک نئے انداز سے ذکر چھیڑتا ہے پھر وہ انداز وہی سبیلیں وہ دودھ وہ سبلیں وہ کھانے اور وہ دیگیں اور سیدنا امام حسینؓ کی باتیں (اللہ)

☆اللہ نے اسلامی سال کا آغاز قربانی سے کیا سیدنا امام حسینؓ کی قربانی اور اسلامی سال کا اختتام بھی قربانی سے کیا حج کا مہینہ آیا تو سیدنا اسمٰعیل کی قربانی یوں پورا سال ہی اللہ نے سبق دے دیا کہ قربانی اللہ مانگتا ہے (شروع میں بھی قربانی ہے آخر میں بھی قربانی ہے) تو آغاز بڑا حسین ہے اسلامی سال کا اور اسلامی سال کی یہ خوبی ہے کہ ہر اسلامی سال جب شروع ہوتا ہے تو دوبارہ انرجی دوبارہ توانائی لے کر آتا ہے پھر سیدنا حسینؓ کی باتیں ہوتی ہیں

ے اے حسین ابنِ علی تجھ پر سلام　　　　اے شہیدانِ محبت کے امام

زندگی ہی زندگی تیری حیات　　　　اے حیات اندار حیات اندر حیات

تو نے دھوڈالے منت بیزہ کے داغ　　　　تو اگر اسلام کا دل ہے تو ایمان کا دماغ

جن کا تیرے جیسا آقا ہو ان کو ناز کرنا چاہئے　　　　فخر سے دل کا دریچہ باغ کرنا چاہئے

آج ہمارے ساتھ بہت سے لوگ شامل ہیں کربلا کا واقعہ اپنی جگہ ایک عظیم شان رکھتا ہے قربانی ہوئی کیسے ہوئی شہید ہو گئے سجدے میں سر کٹا یا بہاتر لوگ ساتھ موجود تھے وہ بھی شہید ہوئے جوان علی اکبر صاحبزادہ تھا شہید ہوئے ننھے علی اصغر تھے شہید ہوئے یہ ساری اپنی جگہ ایک authentic حیثیت رکھتی ہیں جو ہمیں نظر آتا کربلا کے میدان میں مقصد صرف اتنا نہیں ہے کہ آپ کربلا کا واقعہ بیان کر دیں اور کربلا کی گفتگو پیش کر کے چند لوگوں کو آپ رولا دیں اور چند لوگ اپنے آنسو پیش کر دیں اور روکر چلے جائیں اور بعد میں وہی چال بے ڈنگی جو پہلے تھی وہ اب بھی ہے کوئی بدلاؤ نہ آئے تھوڑے وقت کا غم اور چند منٹوں کی ایک کہانی سنی اور دل میں بڑا دکھ ہوا ہوا ایسا ہوا تھا اچھا جی ایسا ہوا تھا یہ ہوا تھا واقعات سنے دل درد سے بڑھ گیا ٹھیک ہے سنیں آپ لیکن اعلی حضرتؒ آپ کا یہ فتوا ہے آپ کا یہ عظیم اللشان یہ جملہ ہے آپ نے ارشاد فرمایا کہ

اہل بیت کا ذکر کرنا خاص طور پر حضرت امام حسینؓ اور شہدائے کربلا اس انداز میں کہ سننے والوں پر ترس کی کیفیت پیدا ہو اور سننے والا سوچے کہ بڑا ہی ظلم ہوا تھا بڑی زیادتی ہوگئی اور سننے والا اس ظلم کو سن کر یہ سوچے کہ کتنا اس دن جو ہے خاندانِ رسول ظلم کا شکار ہوا تو ایسا انداز بنانا اعلی حضرت فرماتے ہیں یہ حرام ہے کہ آپ اس طرح واقعہ پیش کریں کہ لوگ سن کر اس پر ترس کھائیں اور اتنی بڑی شانوں کے لوگ اتنے بڑے عظیم خاندان کے لوگ ان کے اوپر یہ آنے لگے ہائے بڑا ظلم ہوا تھا ظلم کہاں ہوا تھا ان پر ظلم نہیں تھا وہ خود اپنی رضا سے چل کر کربلا تک پہنچے تھے انہیں بچپن سے پتہ تھا شہید ہونا ہے انہوں نے وہ جانتے تھے کہ وہ شہداء ہیں ظلم کہاں ہوا ہے کوئی کہے کہ حسین پیاسے تھے (استغفار) حسین پیاسے ہو سکتے ہیں کیا پیاس تھی حسین کو

پیاسا حسین کو کہوں اتنا تو بے ادب نہیں   لبِ حسین کو ترسا ہے آب ریت پر

وہاں تو پانی ترس رہا تھا کہ مجھے اٹھا کر لبِ حسین تک پہنچا دو کسی طرح میں تر کر دوں لبوں کو تم کہتے ہو حسین پیاسے تھے ابھی میں گزر رہا تھا رستے میں میں نے دیکھا ایک بینر لگا ہوا تھا مظلوم یا حسین بڑا افسوس ہوا پڑھ کر بڑا ہی دکھ ہوا انتہائی دکھ ہوا یہ قوم سیدنا امام حسین کے نام کو کیش کروانا چاہتی ہے آپ حضور سیدنا امام حسینؓ کے نام کو کیش کرواتے ہیں اس طرح لکھ کر آپ کیا ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ حسین مظلوم ہیں حسین مظلوم نہیں تھے اگر سیدنا نوح علیہ السلام کیلئے آسمانوں سے پانی برس سکتا ہے اور ساری زمین پانی سے بھر سکتی ہے اور سیدنا ابراہیم کیلئے آگ گلزار ہو سکتی ہے تو سیدنا حسین کیلئے کیا زمین و آسمان سے پانی نہیں آ سکتا تھا۔ کیا بارش نہیں آ سکتی تھی۔ مظلومیت کا پرچار کر کے خاندانِ رسول پر ایسے الفاظ استعمال کروا یسا نہ کرو نہیں آیا نہیں تھا وہ مظلوم نہیں تھے وہ چاہتے تو ایک ہاتھ اٹھانے کی دیر تھی زمین و آسمان پانی سے تر اس طرح ہو جاتے کہ قیامت تک بارش برستی رہتی اگر حسین ہاتھ اٹھا کر بارش مانگتے یہ تو ایک اللہ نے کمال یہ کیا ایسا کیوں کیا گیا کوئی معجزہ ظاہر کیوں نہیں ہوا؟؟ کوئی زمین و آسمان سے پانی نہیں کوئی پانی کا گلاس اور جگ لے کر نہیں پہنچ سکا کیوں؟؟ اس لیے کہ محبت کی راہ میں محبت کا آخیر کیا ہوتا ہے یہ دیکھنا تھا حسین نے محبت کی آخیر کیا ہو سکتی ہے ایک انسان کس حد تک جا کر اللہ کے رستے میں قربان ہو سکتا ہے کہ اس کے بہن بھائی اس کی اولاد وہ سب کچھ اللہ اس سے لے لے اور پھر اپنی جان بھی لے لیں تو اللہ کے رستے میں آخیر مقام کیا ہے قربانی کا یہ سیدنا حسین نے دیکھانا تھا لہذا قیامت تک کیلئے جتنے شہید ہونے تھے ان کیلئے سیدنا حسین ایک نصاب کی طرح ہے ایک سلیبس کی طرح ہے کہ تمہیں اگر پیک پوائنٹ پر جانا ہے تو آؤ حسین کو دیکھ لو ایسا شہادت کا ربطہ پاؤں گے جس طرح حسین شہید ہوئے تھے تو یہ اللہ نے ایک نظام کریٹ کیا ایک وہ دن بنایا جس میں محبت کا آخیر دیکھانے کیلئے سیدنا حسینؓ کو منتخب کیا گیا تو کوئی حسین کو مظلوم نہ کہے ناں کسی کو کہنے دے۔ یہ ظلم نہ ہونے دیں کئی جگہ مجھے یاد ہے واقعہ کربلا بیان ہوا بچے ڈر جاتے ہیں بچے ڈرتے ہیں خوف کھاتے ہیں اس واقعے سے بیان کرنے کا انداز ایسا ہوا ہے اس طرح تلوار اندر گئی اس طرح باہر آئی اس طرح تیر اندر گیا یہ آپ کیا کر رہے ہیں کہ یہ واقعہ خوف پیدا کرنے کیلئے ہے کیا یہ اتنی بڑی قیامت تک کیلئے مثال بنائی کیا یہ ڈر کیلئے بنائی ہے یہ ڈر کیلئے نہیں تھی یہ سبق کیلئے تھی

IT IS A LESSON

☆ یہ بہت بڑا سبق تھا جو اُمت کو قیامت تک کیلئے دیا جانے والا ہے وہ بینر میں نے پڑھا دل میرا ابھی تک دکھا ہوا ہے جتنے اگزرتے ہوں گے پڑھتے جاتے ہوں گے مظلوم یا حسین (استغفر اللہ) صرف اپنے آپ کو کیش کرواتے ہیں بس اس طرح ہم لکھیں گے تو ہمارا نام چلے گا چلا لو تم بھی چلا لو سیدنا امام حسینؓ کا نام ہی کافی ہے۔ (اللہ اکبر) لہذا یہ ایک مسئلہ ہے۔

☆آپ میں سے جاتنی مبلغات ہیں جو سن رہے ہیں جنھوں نے دروس دینے ہوتے ہیں جب بھی وہ کربلا کا واقعہ بیان کریں تو اس بات کی احتیاط کریں اس کو اس انداز میں نہ رکھا جائے لوگوں کے نہ میڈیا پر کہ اس میں لوگوں کو نظر آنے لگے کہ او ہو ساڈے تے ناں کدے اے ظلم ہو جائے (استغفر اللہ) اتنا ظلم ہوا ہے اس طرح کا انداز لوگوں کا بن گیا تو اعلی حضرت فرماتے ہیں یہ حرام ہے۔ وہ سارے کا سارا مجمع حرام عمل میں شامل ہو گیا اللہ اس سے محفوظ فرمائے (آمین) کون فرما رہے ہیں اعلی حضرت امام احمد رضا خاںؒ اللہ توفیق عطا فرمائے (آمین)

☆اس کے اندر سے سبق ملتے ہیں بہت سارے سبق ہیں میں ایک شخص سے ملا پچھلے دنوں محرم سے پہلے کی بات ہے انہوں نے مجھے ایک نئی بات سنائی حضرت آپ یہ کیا علما سناتے رہتے ہیں ہمارے بعض اللہ سب کو اس بارے میں توفیق دے اور اس کو سمجھنے کی سعادت دے وہ فرما رہے تھے کہ واقعہ کربلا کا اتنا بڑا کنوس ہے اتنا بڑا اس کا prospectus ہے اتنی بڑی اس کی پہنچ ہے اتنا بڑا ایک میدان ہے ریسرچ کا کہ آپ واقعہ کربلا کے ایک ایک زاویے پر پوری پی ایچ ڈی کی ڈگری دے سکتے ہیں پی ایچ ڈی ہو سکتی ہے اگر آپ صرف اسی بات پر آ جائیں کہ سیدنا امام حسینؓ نے بیت کیوں نہیں کی تھی یزید کی پی ایچ ڈی کا پورا ایک thesis اس سوال پر لکھا جا سکتا ہے اتنا بڑا کنوس ہے کربلا کا پھر آپ اس بات پر آ جائیں کہ سیدنا حسین اس حالت میں پہنچے کہ جس کیلئے اللہ نے قرآن میں فرمایا

ہم آزمائیں گے تمہیں خوف دے کر بھوک دے کر غم دے کر مالوں کا نقصان جانوں کا نقصان کاروباروں کا نقصان یہ تمہارا ہم کریں گے آپ فرماتے ہیں اس آیت کو لے کر حضرت حسینؓ کو سامنے رکھا جائے تو پوری پی ایچ ڈی اس پر ہو سکتی ہے۔ ساری آیت اس کی اللہ نے گفتگو کی ہے وہ سب سیدنا حسینؓ پر آئی آپ نے بھوک بھی برداشت کی مالوں کا بھی نقصان ہوا جانوں کا بھی ہوا کاروباروں کا بھی ہوا اور آپ نے صبر بھی فرمایا ایک لمبی Discussion تھی وہ اس کا لبِ لباب آپ کے سامنے رکھا ہے۔

☆واقعہ کربلا کے سبق اتنے بڑے ہیں اس کو اگر آپ کھول دیں تو ''سارے کا سارا دین واقعہ کربلا کے اندر ہے'' (سبحان اللہ)
چند موضوع لوگوں کو بولا کر بیان کیے چلو جی یہ واقعہ کربلا کی شان کے لائق نہیں ہے کہ آپ اس کو اس طرح سے بیان کرے اللہ توفیق دے آمین واقعہِ کربلا کو جب بھی پیش کریں اس کے کسی ناں کسی سبق پر بات کریں اس پر قوم کو گائیڈ کریں دیکھو کربلا میں یہ ہوا تھا ہمیں یہ کرنا چاہئے (اللہ)

☆رہنما اصول

سیدنا حسینؓ بنے کیسے تھے؟ آپ کی تعمیر کیسے ہوئی؟ آپ کے بچپن کے دن کیسے گزرے؟ بارہ تیرہ سال کی عمر کے دن کیسے گزرے اور یہ پہلے آپ کی زندگی کے چودہ سال ہیں یہ پورا ایک مقالہ ہے thesis ہے ایک پورا ریسرچ oriented داستان کی طرح ہے جو

ایک خاتون کو خاص طور پر اور پورے معاشرے کو عام طور پر سمجھنا چاہئے۔

☆ایک عورت ہوتی ہے ناں جی اس کو کہا گیا ہے تم گھر میں رہو مرد سے کہا گیا ہے آپ باہر جائیں آپ کام کریں محنت کریں کوشش کریں لیکن اس کا پرائمری آڈر عورت کو گھر رہنے کا ہی ہے ہاں اگر وہ چاہے تو اپنی کسی مصروفیت کیلئے وہ جاتی ہے کوئی حرج بھی نہیں اسلام روکتا نہیں ہے لیکن پرائمری objective عورت کا گھر ہے کہا تم گھر رہو اب وہ گھر کیا کرے مرد تو چلا گیا وہ جا کر اپنی ذمے داری پوری کر رہا ہے عورت گھر کیا کرے؟ جی عورت گھر فارغ نہیں رہ سکتی عورت کی ذمے داری بہت بڑی ہے اور وہ کیا ہے؟ **عورت نے ایک نسل** بنانی ہوتی ہے **ایک نسل تعمیر** کرنی ہے اس نے **ایک پوری جنریشن** کو بنانا ہے اور یہ اس کے ذمے لگا دیا گیا ہے تمام عورتیں اس ذمے داری کو پورا کرنے میں لگ جائیں تو یہ زیور یہ فیشن بھول جائیں کچھ بھی یاد نہ رہے واقعی کوئی اس ذمے داری کو سمجھ جائے کہ ایک عورت پر پوری جنریشن بنانے کی ذمے داری ہے اس نے وہ نسل تیار کرنی ہے جو اللہ نے اس کو دی ہے۔ جس کا مقلف اسے بنایا گیا ہے ہمارا یہ علمیہ ہے کہ ہمارے معاشرے میں تقریبا ساری ہی عورتیں اس عظیم ذمے داری سے غافل ہیں اور وہ یہ ذمے داری ادا نہیں کرتی عام مائیں ہیں casual مائیں اللہ معاف فرمائے ایک کافر ماں ہوتی یہودی ماں ہے سکھ ماں ہے ہندو ماں ہے وہ بھی تو اپنے بچے کو روٹی پانی دیتی ہے کپڑا التھا دیتی ہے سارا کچھ کرتی ہے casual ایک ماں ہوتی ہے یعنی سنجیدگی سے ماں بننا اس پر کوئی غور نہیں کرتا سنجیدگی سے ماں کا کردار ادا کرنا یہ بہت ہی کم ہے نایاب ہے بلکہ بہت کم لوگ مجھے نظر آتے ہیں جو بہت سنجیدگی سے ماں کا رول play کرتے ہیں زیادہ تر بس ماں ہیں اور ماں کی طرح بچے سے بڑا پیار ہے جی بڑی محبت ہے بچہ بڑا اچھا ہے ہمارا اسی طرح ایک نارمل سا ماں کا رول ہے جو ساری مائیں ادا کرتی ہیں یہ کوئی اسپیشل چیز نہیں ہے سب مائیں ایسی ہوتی ہیں بچوں کو پیار کرنا ہے اچھا بنانا ہے ٹھیک ہے لیکن ایک پروپر سنجیدگی سے ماں کا رول ادا کرنا۔

آؤ میں تمہیں ایک ایسی ماں کے دربار میں لے جاؤں جو سنجیدگی سے اس رول کو ادا کر کے گئی ہے۔ (سبحان اللہ) **وہ ہے تیری اور میری ماں سیدہ فاطمہؓ بڑی سنجیدگی سے ماں کا رول ادا کیا** اتنا سنجیدہ رول ہے اس میں وہ چودہ برس کی محنت ہے کہ کوئی دن بھی آپ نے اس میں جانے نہیں دیا سنجیدگی کیساتھ وہ کردار ادا کیا لہذا آج بھی اگر کسی نے ماں کو سمجھنا ہے تو وہ سیدہ کو دیکھے تو وہ سیدہ فاطمہؓ کی زندگی کو دیکھے اور ان اصولوں کو جائیں جو ایک ماں کیلئے ضروری تھے (اللہ)

☆آج ہمارے گھروں میں مائیں تو ہیں چونکہ نہ وہ وہ ریسرچ کرتی ہیں ناں ان کو کوئی بتانے والا ہے بس ایک لگا باندھا سا بندھن ہے جوان ہوئی شادی ہو گی آگے ماں ہو گی ٹھیک ہے جوان ہوئی شادی ہوئی ماں ہو گئی یعنی اس کا کوئی تربیت کا کوئی پلاننگ ناں سکولوں میں کوئی ایسا نظام ہے ناں کالجوں میں ہے ناں یونیورسٹی میں ہے کسی بھی جگہ کوئی تربیت کا سلسلہ نہیں ہے کہ جو سکول لیول پر ہو کہ بچی کو اخلاق سکھائے جائیں کہ وہ ماں کے رول کو کیسے ادا کرے گی کہ کل کو اس نے اس میں آنا ہے سنجیدگی کیساتھ اس کو سکھایا جائے کالج لیول پر اس کو

سیکھایا جائے یونیورسٹی لیول پر پندرہ سال تو مجھے بھی ہو گئے سنجیدگی سے ماں کا رول ادا کرنا سکھایا جائے۔ ایسا نہیں ہے کہی بھی نہیں ہے یہی وجہ ہے ہمارے گھروں میں پھر untrained مائیں untrained بچے untrained بیٹیاں اور بیٹے ہیں اور وہ untrained لوگ جب عظیم بندھن میں باندھتے ہیں جیسے میاں اور بیوی کہتے ہیں چونکہ ٹریننگ ہوتی کوئی نہیں ہے۔ ٹریننگ کوئی نہیں ہے اور وہ میاں اور بیوی بن گئے تو غلطیاں کوتائیاں دونوں طرف سے شروع ہو جاتی ہیں ماں باپ بڑا خوش ہوتے ہیں ہماری بچی کی شادی ہو گئی چلو شکر ہے ہم نے بوجھ اتار دیا ہم نے اپنا حق ادا کر دیا معاملہ ہی خراب ہو جاتا ہے۔

☆مثال

ہمارے ایک دوست تھے انہوں نے مجھے یہ بات بتائی کہنے لگے میں نے شادیاں کی بچوں کی کہ چلو میری زندگی آسان ہو جائے گی بڑا مجھے سکون ہو جائے گا جلدی میں نے شادیاں کر دی لیکن اس کے بعد ایسا زندگی کا دن دیکھا ہے کہ ابھی تک سکھ کا سانس نہیں ملا اُدھر بچی گئی ہے تو اس کے گھر سے شکاتیں ہیں دوسری گئی ہے تو اس کے گھر سے بھی شکاتیں ہیں تیسری گئی ہے اس کے گھر سے بھی شکاتیں ہیں میں سوچ رہا تھا جب کنواری تھی اس وقت سوہنا دور تھا اچھا تھا وہ وقت جب یہ کنواری تھی اب جب یہ چلی گئی ہیں تو میری زندگی اجیرن کر دی ہے اس کی وجہ کیا ہے کہ آپ ٹریننگ نہیں دیتے ان کو انہیں کسی چیز کی تربیت نہیں ہے یہ زندگی کی حقیقتیں ہیں آپ نے جب ان میں جانا ہے تو آپ کو بہت کچھ دیکھنا پڑے گا افسوس صد افسوس

؎ کون سنے اقبال تیری انجمن بدل گئی   نئے زمانے میں تم ہمیں پرانی باتیں سنا رہے ہو

کوئی سننے کو تیار نہیں کوئی دھیان دینے کو تیار نہیں ٹھیک ہے آپ نواسہ رسول ہیں حضورﷺ کے بہت قریب ہیں **اَلْحُسَيْنُ مِنِّيْ وَ اَنَا مِنَ الْحُسَيْنِ** سب کچھ سن لیا جنت کے جوانوں کے سردار ٹھیک ہے Every thing is okay میں convienced ہوں اس بات پر سب کچھ اپنی جگہ ہے لیکن آپ سیدہ کے کردار کو ڈینائے نہیں کر سکتے (سبحان اللہ) آپ اس کو نیگیٹ نہیں کر پائے گے آپ اس کو باہر نہیں نکال پائیں گے جو سیدہ نے کردار ادا کیا۔

دلوں پر نقش کرنے والا جملہ

واقعہِ کربلا حسین کا نہیں ہے واقعہِ کربلا حضرت سیدہ طیبہ طاہر فاطمہؓ کا ہے۔

لوگ بات صحیح نہیں کرتے حسین تو صرف اس کا پریکٹیکل تھے حسین تو صرف اس کو سامنے لا کر عمل میں لانے والے تھے اس کے بیک انیڈ پر جو قوت چل رہی تھی وہ تیری اور میری ماں فاطمہ کی چل رہی تھی اس کے پیچھے سیدہ فاطمہ ہیں اور آپ کا وہ خوبصورت اسوہؑ ہے۔

؎ ماتمی کئی ہیں دیکھنا یہ ہے کہ میرے اسوہؑ کی ادا کس کس میں ہے۔

وہ کونسے اصول تھے جو میری ماں نے استعمال کیے اگر آج یہ دنیا کے سامنے آئیں تو ضرور اس کی روشنی ہوگی۔ (ان شاء اللہ)

☆ بیشمار گھر سنور جائیں گے

☆ بیشمار بچیوں کو رستے ملیں گے ہمارا یہ انداز ہوگا تو ہی بات بنے گی ورنہ نہیں۔

؎ نہیں ہے ناامید اقبال اپنی کشت ویراں سے　　زرہ نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی

بہت اچھے لوگ ہیں لیکن ان کو تربیت نہیں ہے ان کو انداز پتہ نہیں ہے۔

☆ پہلا انداز جو حضرت فاطمہؓ نے اپنی زندگی میں اپنایا

آپ چونکہ سنجیدہ ماں ہیں آپ نے اپنے بچوں کی تربیت خاص طور پر سیدنا حسینؓ کی تربیت اپنی شادی سے پہلے ہی شروع کر دی آپ نے اپنے بچوں کی تربیت کا آغاز کر دیا جوانی کے دنوں میں ہی اس کا انداز لوگوں کے سامنے آ گیا اور وہ خوبصورت کردار جو آپ کا جوانی میں نظر آتا ہے وہ اتنا اعلی ہے سیدہ کا کردار کتنا بلند ہے کتنی بلندی پر ہے آپ کا کردار کہ آپ کے سر کے بالوں کو سورج نے نہیں دیکھا تھا یہ جوانی کے دنوں میں آپ کا انداز ہے اس قدر با حیا ہیں کہ آپ کے سر کے بالوں کو سورج نے نہیں دیکھا آپ کی پاؤں کی ایڑی کو زمین نے نہیں دیکھا حیا کا اتنا اونچا پہاڑ جو آپ کا ہے وہ ہم سب کے لیے مشغل راہ ہے لہذا یہ جوانی کے دن ہیں اور اس قدر عبادت کا ذوق ہے اس قدر عبادت کا شوق ہے آپ کو اتنی عبادت کی رسیاں ہیں کہ رات عبادت میں مصروف ہیں سجدہ کر رہی ہیں اور سجدہ ختم اس وقت ہوا ہے جب سیدنا بلالؓ کی آذان کی آواز بلند ہوئی ہے مسجد نبوی سے آذان کی آواز بلند ہوئی فجر کی آذان ہو رہی ہے آپ فرما رہی ہیں

مولا تیری راتیں کتنی چھوٹی ہیں میرا سجدہ بھی پورا نہیں ہوا اور تیری رات ختم ہوگی۔

کوئی لبھتی آج ایسی ماں کوئی آپ اس طرح کا لائیں پیش کریں کیوں ہمارے گھروں میں آج حسین پیدا نہیں ہوتے کیوں ہمارے گھروں میں محمد بن قاسم بند ہو گئے کیوں یہ فیکٹریاں بند ہو گی اس لیے کہ فاطمہؓ جیسی مائیں ہی نہیں رہی اس طرح کا انداز ہماری بچیوں میں کب سے ختم ہو چکا ہے یہ عبادت کے ذوق وشوق اور سجدے اور رات کو عبادت کرنا راتوں کو اس وقت سجدہ کرنا یہ کب کہاں رہ گیا ختم ہو گیا کوئی ذوق نہیں ہے (ان شاء اللہ) اللہ توفیق دے اللہ دوبارہ پیدا کر دے۔ بہت پیارا ذوق ہے اور جوانی کے دنوں میں یہ انداز ہے ابھی شادی نہیں ہوئی قرآن پاک میں اللہ نے آیت اتاری ہے۔

ساری دنیا سے کٹ کر اللہ کی طرف ہو جاؤ۔

ہر جگہ سے کٹ جاؤ اور اللہ کے ہو جاؤ مفسرین ارشاد فرماتے ہیں اس آیت کی عملی تصویر اگر دیکھنی ہو تو وہ سیدہ فاطمہؓ ہیں اور آپ کا لقب تھا بتول اسی لیے آپ کو بتول کہا جاتا تھا ہر شے سے کٹ کر اللہ کی طرف ہو جاؤ اس قدر اللہ کی طرف ذوق تھا کہ قرآن نے ایک آیت آپ کی شان میں اتار دی اور یہ ابھی جوانی کے دن ہیں شادی کے بعد تو معاملات اور ہو جاتے ہیں۔

یاد رکھیں بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کو اللہ اولاد سزا کے طور پر دیتا ہے وہ ان کی اولاد نہیں ہوتی سزا ہوتی ہے جو انہوں نے جوانی میں کیا ہوتا ہے بعد میں چاہے بہت اچھا وقت گزرے توبہ ہو جائے اللہ کرے توبہ ہو جائے تو معاملہ ختم اگر توبہ نہیں کی تو وہ اولاد نہیں ہوتی وہ سزا ہوتی ہے وہ شخص جو ہے اس کی ساری برائیاں اللہ اولاد میں ڈال دیتا ہے جو اس نے جوانی میں کیا تھا تو اگر آپ چاہتے ہیں کہ اللہ آپ کو ایسا بنائے تو اپنی جوانیوں کی حفاظت کریں اپنے گھروں میں ایسے معاملات رکھیں میں جوانوں سے مخاطب ہوں جو مجھے سن رہے ہیں اپنے آپ کو محفوظ رکھو بہت اچھی زندگی گزارو صاف ستھری زندگی گزارو کس کیلئے اپنی اولاد کیلئے تمہاری اولاد میں وہ ٹرانسفر ہو گا یہ ضرور جائے گا تو دوسرا جب بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کو اللہ جب اولاد دیتا ہے تو وہ اولاد نہیں ہوتی وہ اس کا اجر ہوتا ہے انعام ہوتا ہے اسے اللہ انعام کے طور پر اولاد عطا کرتا ہے جو وہ پاکیزگی سے زندگی گزارتا رہا اللہ ایک بہترین بیٹی اور بیٹا اسے عطا فرماتا ہے اور وہ بیٹی اور بیٹا اس کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک بن جاتے ہیں۔

بعض ایسے ہوتے ہیں وہ اپنی زندگی میں بڑے نیکوکار ہوتے ہیں لیکن سوچتے ہیں کہ یہ اولاد کو کیا ہو گیا ہے بھئی اولاد کو وہی ہوا ہے جو آپ نے کیا ہوا تھا میں نے کچھ نہیں کیا میں تو بہت نیک ہوں پانچ وقت کا نمازی ہوں میں تو جناب فلاں فلاں فلاں نہیں آپ بول گئے ہیں اصل میں اللہ بولنے والا نہیں ہے آپ کو یاد نہیں۔

آپ سورۃ لقمان کھولیں اللہ موقع دے ان شاءاللہ وہ نصیحتیں جو حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو کی تھی جس کا ذکر اللہ نے قرآن میں کیا اور اتنا پسند کیا حضرت لقمان کو کہ پورے قرآن میں اس نام کی سورۃ اتار دی اس میں ایک نصیحت یہ ہے

اے بیٹے! چھوٹے سے چھوٹا گناہ بھی نا کرنا اس لیے کہ اللہ تعالی اس کو بھی پکڑ لے گا۔

وہ اللہ پکڑ لے گا تیرے اس گناہ کو چھوٹے سے چھوٹا گناہ بھی ناں کرنا وہ بڑا لطیف ہے خبیر ہے وہ بڑا باریک دیکھنے والا ہے اور خبر رکھنے والا ہے لہذا جو تیری اولاد کیساتھ معاملہ ہے وہ اس کا نہیں ہے وہ تیرا ہے ماننے کو تیار ہی نہیں ہے۔

ہم اپنی اولاد کو جب سیکھانے کی کوشش کرتے ہیں ناں اس سے پہلے ہم ایک بہت بڑا خطبہ دیتے ہیں میں نے تیرے لیے یہ کیا میں نے تیرے لیے وہ کیا میں نے تیرے لیے یہ کیا میں تیرے لیے اتنیاں تکلیفاں فلاں تکلیف بھی اٹھائی فلاں تکلیف بھی اٹھائی تیرے لیے یہ

کیا تیرے لیے یہ کیا اتنا لمبا خطبہ ہوتا ہے اس کیلئے بھئی آپ یہ کیا کر رہے ہیں آپ نے کوئی احسان تو نہیں کیا آپ ماں ہیں آپ باپ ہیں آپ نے یہ کرنا تھا ڈیوٹی ہے آپ کی آپ احسان جتا رہے ہیں اس پر ٹھیک ہو جا ہم نے تیرے لیے یہ کیا ہم نے تیرے لیے وہ کیا یہ اس پر جو آپ نے خطبہ شروع کر دیا ہے یہ ٹھیک نہیں ہوسکتا وہ غلط ہو گیا ہے کام عام طور پر یہ ہمارے ماں باپ کا وتیرہ ہوتا ہے سخت ترین الفاظ استعمال کرتے ہیں پہلے اپنی عظمت ظاہر کرتے ہیں اس کے اوپر یہ غلط ہے یہ فاطمہ کا انداز نہیں ہے خیر شادی سے پہلے انداز یہ تھا پھر جب اللہ نے موقع دیا سیدنا حسینؓ کی ولادت باسعادت ہوئی سیدہ فاطمہؓ نے پالنے کا تھوڑا انداز بدلا جب تھوڑے سے بڑے ہوئے جب آپ سننے لگے سمجھنے لگے الفاظ ایک سال دو سال کی عمر ہوئی تو سیدہ فاطمہؓ نے چونکہ وہ پہلے سے ہی تھا آپ نے اس میں زیادتی کر دی تھی کہ آپ نے اپنے گھر میں کثرت تلاوت کو شروع فرمایا اپنے گھر کے اندر تلاوت کی کثرت شروع کر دی بہت زیادہ تلاوت فرماتی تھی گود میں ہوتے تلاوت ہو رہی ہے کھانا پکاتی تلاوت ہو رہی ہے برتن مانجتی تلاوت ہو رہی ہے جاڑو دیتی تلاوت ہو رہی ہے چکی پستی تلاوت ہو رہی ہے اور ہم کیا کرتے ہیں؟ یہ کیا مطلب یہ صرف سننے کیلئے ہیں کبھی ہم نے کبھی ایسا کیا ہو ہمارے گھر میں کیا سارا دن ہوتا رہتا ہے غیبتیں چغلیاں ایک دوسرے کی برائیاں بڑی بات ہوگئی تو کبھی کبھی کھول لیں گے قرآن اور اس کو پڑھ لیں گے وہ بھی کوئی نہیں ہے کوئی خاص نہیں تو کیا ہو رہا ہے اگر آپ سیدہ فاطمہؓ کے اس اسوۂ کو سمجھیں تو ایک بچہ جو آپ کی گود میں قرآن سن رہا ہے physically وہ قرآن اپنے کانوں میں سن رہا ہے ماں کے لفظ ہیں کوئی باہر والا نہیں پڑھ رہا کوئی ہمسایہ نہیں پڑھ رہا کوئی قاری صاحب نہیں پڑھ رہے پیر صاحب بھی نہیں پڑھ رہے ماں خود پڑھتی ہے اور ماں کی تلاوت بچہ سن رہا ہے ایک دن دو دن تین دن چار دن پانچ دن دس دن ہفتہ مہینہ سال دو سال پانچ سال چھ سال سیدنا حسینؓ تلاوت سنتے رہے ایسا بچہ بڑا ہو کر حسین ہی بنے گا اور کیا بنے گا اس نے اتنی تلاوت اپنی ماں سے سنی اور باقاعدہ تلاوت کرتی کیا خوبصورت انداز ہے خدا کی قسم کاش ہمارے گھروں میں نافذ ہو جائے اور قرآن کی طرف ہمارا دھیان ہو جائے تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ ہمارے گھروں میں جنت نہ اتر آئے ہمارے گھروں میں سکون نہ ہو آرام اور چین نہ ہو سیدنا حسینؓ آپ بچپن سے ہی قرآن کی تلاوت کو سنتے رہے اور آپ کی والدہ آپ کو قرآن سناتی رہی اور پورا قرآن کا حفظ آپ نے اپنی ماں سے کیا (سبحان اللہ) آپ کی والدہ آپ کی استاد ہیں حفظ میں قرآن کے حفظ ہیں اور والدہ نے قرآن حفظ کروایا سارا قرآن کوئی نہیں کرتا کوئی اس طرف نہیں آتا اور اس دھیان میں لگے ہوئے ہیں کہ کسی طرح اولاد سنور جائے بھئی کیسے سنور جائے آپ قرآن کو استعمال ہی نہیں کر رہے قرآن کا نور روشنی بذات خود ایک جادو ہے یہ تو بولنے کی دیر ہے اس کا اثر خود ہی ہوتا ہے یہ تو اترتا ہے دلوں کے اندر جونہی کوئی اسے پڑھتا ہے ماں پڑے تو کیا ہی بات ہے اپنے بچے کیلئے (ان شاء اللہ) اللہ توفیق دے (آمین) یہ آپ کا دوسرا انداز تھا جب آپکی عمر پانچ برس تک رہی۔ گھروں میں تلاوت کا سلسلہ رکھا اور آپ بہت زیادہ قرآن کی تلاوت سماعت کرتے رہے۔

☆جب یہ عمر آپ کی تقریباً سات سال تک پہنچ گئی چھ سال سے اوپر اور جب بچہ پانچ سال کی عمر سے اوپر جاتا ہے ناں تو وہ پلس مینس شروع کر دیتا ہے اس کا مطلب یہ ہے اس کو گیلا خشک کا پتہ چل گیا ہے اندھیرے اجالے کا سمجھ آ گیا ہے اسے اب خوشبو کا تھوڑا بہت پتہ چل گیا ہے چھ سال کی عمر جب یہ عمر آئی سیدہ کا نیا اصول سامنے آتا ہے وہ نیا رول تھا جو آپ نے نافذ کیا وہ یہ تھا کہ حسین اب کوئی بھی درس نہیں چھوڑیں گے حضور جہاں بھی درس دیں گے حسین گود میں بیٹھ کر حضور کا درس سنیں گے کیونکہ یہ اب سمجھنے لگ گیا ہے اس کو باتوں کا سمجھنا آ گیا ہے لہذا حضور جب بھی درس دیتے مسجد نبوی میں کسی بھی آیت پر حضورﷺ کا یہ انداز تھا کہ قرآن کی جب بھی کوئی آیت نازل ہوتی تو آپ کا پیغام صحابہ کو چلا جاتا تھا اور صحابہ سمجھ جاتے قرآن کی نئی آیت سامنے آئی ہے تو حضور ہمیں سمجھانے کیلئے بولا رہے ہیں سارے صحابہ اکٹھے ہوتے حضورﷺ وہ آیت سناتے اور باقاعدہ اس آیت کو سمجھا دیا کرتے کہ اللہ نے کیا کہا ہے اس کے اندر صحابہ اس کو نوٹ کرتے عربی نوٹ ہوتی اس کی تفسیر نوٹ ہوتی صحابہ اس کو لکھ لیتے جب بھی قرآن اترتا حضور اس کیلئے ایک ایسی مجلس سجاتے اور اس کو بیان کر دیتے سیدہ کا حکم تھا حسین جہاں بھی ہیں ابھی فوراً پہنچیں اس وقت حضورﷺ کو بھی یہ ارض کی گئی تھی حضور آپ نے درس شروع نہیں کرنا جب تک حسین آپ کی گود میں نہ آ جائیں درسِ قرآن کا ذوق آپ نے حسین کے اندر ڈالا ہے۔آج ابھی میں بیٹھا ہوا تھا کتنے باپ میرے سامنے بیٹھے جمعہ پڑھ رہے ہیں آپ کو پتہ ہے اس وقت آپ کا بچہ کہاں ہے آپ کو اندازہ ہے اس وقت خطبہ ہو رہا ہے جمعے کا جمعے کی ہم گفتگو کر رہے ہیں آپ اس کو ساتھ نہیں لائیں وہ کہاں ہے اس وقت وہ گھر میں موبائل دیکھ رہا ہے وہ گھر میں ویڈیو دیکھ رہا ہے وہ گھر میں کھیل رہا ہے اور آپ یہاں جمعہ پڑھ رہے ہیں جناب آپ کا جمعہ اس کو پاس رکھیں آپ اپنے اس طرح کے جمعے کی اللہ کو ضرورت کوئی نہیں ہے ساتھ لانا ہونا ہے اس نظام میں اس سسٹم میں لانا ہوتا ہے میں نے کہا جب وہ آئے گا کوئی ناں کوئی آیت اور حدیث تو اثر کر جائے گی ناں اس پر یہ تو نہیں ناں ہوسکتا قرآن یونہی چلا جائے کتنے باپ ہیں جو ایسا کرتے ہیں سنجیدگی نہیں ہے سنجیدگی سے باپ کا رول نہیں ادا کرتے ماں سنجیدگی سے رول ادا نہیں کرتی آپ کیا سمجھتے ہیں سیدنا امام حسینؓ کا ذکر مار دار سے کر کے ہم چلے جائیں گے یہاں سے نہیں یہ کوئی طریقہ نہیں ہے آپ فوت ہو گئے آپ وصال کر گئے آپ شہید ہو گئے لنگر کھاؤ اور جاؤ وہ تو پہلے سے شہید ہیں تیرے میرے ذکر سے انہیں کیا ہوا کوئی فائدہ نہیں ہے تو سیدہ فاطمہؓ زہرہ میری اور اپنی ماں کیلئے (سبحان اللہ) کہ وہ کیسی عظیم عورت تھی کوئی جمعے کا درس نہیں جانے دینا کوئی خطبہ کوئی درس ہو حضور سیدنا حسینؓ کیلئے حکم تھا کہ آپ نے جا کر سننا ہے اور خود آپ پیچھے کھڑکی سے لگ جاتی تھی اور خود آپ حضورﷺ کا سارا درس سنا کرتی تھی پھر واپس آتے اس پر Discussion ہوتی پتر بتا پھر کیا بات ہوئی سیدنا حسینؓ پھر اپنے الفاظ میں بیان فرماتے تو ایک نظام تھا یہ ایک سکیچ تھا ایک بڑا سخت سسٹم تھا جس میں ایک بچے کو باندھ دیا گیا جس نے کل کو اتنا بڑا کام کرنا تھا قیامت تک اس کا ذکر

جاری رہنا تھا اس کو درسوں میں لایا جائے کوئی نہیں کرتا ایسے فکر ہی کوئی نہیں وہ بچہ ایک دن روٹی نہ کھائے ماں کی جان پر بن جاتی ہے وہ بچہ ایک دن بیما ہو جائے ماں کی سانس اوپر کی اوپر اور نیچے کی نیچے رہ جاتی ہے وہ بچہ ہوم ورک نہ کرے ماں اس کو مارے پر عمدہ ہے وہ بچہ ہوم ورک نہ کرے ماں اس بچے پر پوری طرح سختی کرتی ہے لیکن کبھی کسی عالمِ دین کے پاس جانا بیٹھنا وقت دینا ان کی خدمت میں بیٹھ کر ان کی باتیں سننا کتنا آسان کام ہے ابھی میرا کتنا زور لگ رہا ہے بھئی میری سانسیں پھولی ہوئی ہیں پسینہ بہہ رہا ہے آپ کا کیا ہو رہا ہے You are just listening یارا اتنا نہیں لوگ کرتے اتنا بھی نہیں کر سکتے اپنی اولاد کیلئے کیا آ کر دس من کا پتھر اٹھانا ہے بھئی آپ نے آنا ہے پنکھے لگے ہیں نرم جگہ ہے بیٹھو جاؤ سنوں بات سنو کانوں کے اندر سے گزار کر اس کو ذہن تک لے جاؤ اللہ عمل کی توفیق بھی دے گا اتنا سا عمل نہیں لوگ کرتے اور کہتے ہیں زندگی سنور جائے کیسے سنور جائے ایک سسٹم تھا سیدنا امام حسینؓ اور آقا ﷺ کے وہ خوبصورت انداز حدیث حضور ﷺ آپ ممبرِ رسالت پر بیٹھے ہوئے ہیں آپ خطبہ دینے کیلئے ابھی شروع ہی ہوئے کہ سیدنا حسینؓ آپ دروازے سے ابھی اندر ہی آئے انہیں حکم تھا کہ آپ نے ابھی پہنچانا ہے تیزی سے چلنے لگے اس سے پہلے خطبہ شروع ہو جائے میری ماں نے مجھے ڈانٹنا ہے کہ تم دیر سے پہنچے ہو خطبہ شروع ہو گیا ہے آپ تیزی سے چلنے لگے صفحیں بچھی ہوئی تھی تو آپ کا پاؤں اٹک گیا ایک صف میں آپ اس سے پہلے کہ زمین پر آتے حضور ﷺ تیزی سے ممبر سے اترتے ہیں اور آپ تقریباً بھاگتے ہوئے آتے ہیں گرنے سے پہلے ہی حسینؓ کو اٹھا لیتے ہیں فرماتے ہیں حسین نہیں نہیں تجھے میں نہیں گرنے دوں گا بیٹھو خطبہ شروع اس وقت ہو گا جب تو آئے گا اس کو اپنے ساتھ بیٹھایا ایک عالم جب خطبہ دے رہا ہوتا ہے سارے کا سارا نور پہلے اس پر اترتا ہے اور پھر وہ نور آگے لوگوں میں تقسیم ہوتا ہے ساتھ کون بیٹھا ہوا ہے؟ سیدنا امام حسین تو آپکا بچہ کدھر ہے درس کے وقت آپ کی اولاد کہاں ہوتی ہے آپ serious نہیں لے رہے اس چیز کو یہ بہت بڑا معاملہ ہے اگر آپ یہ سوچ رہے ہیں آپ یہاں درس لے رہے ہیں آپ کی اولاد جہاں بھی ہے ٹھیک ہے موج کرے میں درس لینے چلی جاؤں یا چلا جاؤں آپ کو پتہ ہے قیامت کے دن اگر وہ جہنم میں جا رہا ہو گا تو تجھے جنت میں نہیں جانے دے گا وہ یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اگر وہ جہنمی ہو گیا اپنے کسی عمل کی وجہ سے تو تو کتنا ہی نمازی کتنا ہی تہجد گزار کتنا ہی نیک موٹے موٹے محراب ڈال لے لیکن وہ تمہیں جنت میں نہیں جانے دے گا وہ کہے گا مجھے کیوں جہنم میں بھیج رہے ہیں آپ مجھے کیوں بھیجا جا رہا ہے جواب آتا ہے تیرے کام خراب ہیں تیری زندگی گناہوں سے بھری ہے دیکھ اپنے نامہ اعمال دیکھ تیرا کام خراب ہو چکا ہے وہ کہتا ہے کیوں میرے باپ صاحب کدھر وہ تو جنت میں جا رہے ہیں ان کے نامہ اعمال میں نیکیاں زیادہ ہیں کہا جی یہ کیسے ہو سکتا ہے مجھے انہوں نے کیوں نہیں نیکی کے رستے پر ڈالا مجھے کیوں نہیں انہوں نے چھنٹے مارے میرے کمر میں کیوں نہیں انہوں نے موکے مارے مجھے کیوں نہیں نیکی کے رستے پر ڈالا خود اکیلے لگے رہے میں کسی صورت اکیلے نہیں جاؤں گا میرے ساتھ بھیجیں جواب آتا ہے لایا جائے پوچھا جائے باپ کو کٹیرے میں کھڑا کر دیا جائے گا ماں کو کھڑا کر دیا جائے گا

اب یہ بڑی نازک حدیث ہے ماں کو پوچھا جائے گا ہاں جی بات یہی ہے تو جواب آئے گا جی واقعی غفلت ہوئی ہے مجھ سے میں غافل تھی میں نے زیادہ توجہ نہیں دی ہاں میں نے اپنی طرف پورا دھیان رکھا ہے مولا میری نماز پوری ہے یا نہیں کہاں ہاں تیری پوری ہے لیکن یہ جو بچہ ہے یہ تیری ذمے داری تھی ہمسایوں کی نہیں تھی یہ چچا تائے پھوپھے کی ذمے داری نہیں تھی عالم دین مولوی صاحب کا کام نہیں تھا یہ توں نے کرنا تھا تیری وجہ سے یہ دوزخ میں جا رہا ہے تو بھی اس کے ساتھ چل یہ داڑھی اللہ معاف فرمائے اس کو پکڑ کر لے جائے گا تمہیں اندازہ ہے یہ کتنا نازک مسئلہ ہے اگر وہ یہاں نہیں بیٹھا ہوا تو تیرا کیا کام تیرا کوئی کام نہیں سیدنا فاطمہؓ نے اس کا وہ انداز دیا یہ وہ لوگ ہیں جو پہلے سے ہی جنت میں ہیں کوئی دوزخ کا ڈر نہیں تھا ان کو سارے ہی جنتی تھی اس کے باوجود اتنی احتیاط اتنی کیئر کی جا رہی ہے خطبہ ابھی شروع ہونا ہے سیدنا حسینؓ بھاگ رہے ہیں کہ کہی میرا خطبہ لیٹ نہ ہو جائے تمہیں سمجھ آ رہی ہے یہ کیا ہو رہا ہے یہ ہمارے لیے مثال بنائی جا رہی ہے it is the way یہ کرنے والے کام ہیں آپ جب بیٹھ جاتے ہیں آپ جب آتے ہیں تو درس شروع ہوتا ہے آپ ابھی بچے ہیں جب بچہ درس سنتا ہے ناں وہ مکناتیس کی طرح وہ بات بھی کیچ کر لیتا ہے جو تم میں سے ستر سال کا نہیں کیچ کر سکتا وہ بچہ ہے بے گناہ ہے ابھی اس پر گناہ کا کوئی بھی داغ نہیں ہے جب وہ سنتا ہے ان چیزوں کو تو وہ زیادہ جذب کرتا ہے سیدنا حسینؓ آپ کتنا جذب کرتے ہوں گے اس کا اثر پھر کربلا کے میدان میں ظاہر ہوتا ہے اس کا اثر کربلا میں آتا ہے **(ان شاء اللہ) اللہ توفیق دے (آمین)**

اپنے بھائیوں کی فکر کرو اپنی بہنوں کی فکر کرو اپنی بچیوں کی فکر کرو اپنے بچوں کی فکر کرو درس قرآن شعور پیدا کرتا ہے درس قرآن ذہنوں کو بلند کرتا ہے درس قرآن سے بندہ بندے کا پتر بنتا ہے۔

درسِ قرآن سننے سے مردہ دل زندہ ہو جاتا ہے۔

☆ **بعض کہتے ہیں حضرت صاحب میرا دل مر ہی گیا ہے وہ دل مرا اس لیے ہے کہ آپ نے درس قرآن کے نور کو لینا چھوڑ دیا ہے** جس دن آپ لیں گے آپ کا دل زندہ ہو جائے گا اللہ دوبارہ زندگی دے دیں گا شعور دے گا سوچ دے دیں گا اس کا ایک اور فائدہ ہوتا ہے آپ کی زندگی میں آنے والوں دنوں میں جو پرابلم آنے والے ہوتے ہیں اس کے سالوشن درسِ قرآن میں ملتے ہیں اس کے حل یہاں سے ملتے ہیں کہ یہ میری زندگی میں مسائل ہیں ان کا حل آپ کو یہاں سے مل جاتا ہے لوگوں کے آگے ذلیل ہونے سے بچ جاتے ہیں آپ کو قرآن کا درس ہی بہت کچھ دے دیتا ہے (ان شاء اللہ)

☆ **چوتھی بات آپ نے جو حسینؓ کو دی وہ نماز کی عادت ہے** سات برس کی ہو گی سیدنا حسینؓ کو حکم ہوا کہ آپ نے ساتھ کھڑے ہو کر نماز پڑھنی ہے نماز کا پورا انظام تھا سیدہ کے گھر میں نماز کی بڑی سخت پابندی تھی بڑا سخت معاملہ تھا نماز کا ایک دن ایسا ہوا حضورﷺ مسجد نبوی میں ہیں نماز کیلئے سیدہ فاطمہؓ کے گھر سے سیدنا حسینؓ کے رونے کی آواز آئی حضورﷺ اس وقت نوافل کی ادائیگی کر رہے تھے جلدی سے ختم کیے اور پہنچے دیکھا کہ سیدنا حسینؓ رو رہے ہیں تو آپ نے کہا فاطمہؓ کیا بات ہے کیوں رو رہا ہے ماں ہیں ناں آپ ماں کا یہ بھی انداز ہوتا ہے

نارا پیار ہی تو نہیں ہوتا کہا حضور تھوڑا سا وقت لگ گیا ہے نماز شروع ہونے والی تھی میں نے زرہ ڈانٹا ہے سختی سے ڈانٹا ہے تھوڑا سا زرہ ہلایا ہے میں نے اس کو یہ رو رہا ہے آقا ﷺ مسکرائے فرمایا ٹھیک ہے تیری مرضی ہے توں نے اس کو ایسا کہا

لیکن ناں حسین کو رولایا کر حسین کے رونے سے میرا دل بھی رو پڑتا ہے۔

ناں رولایا کر اسے یہ بھی انداز تھا چھڑ کا گیا آپ کو باقاعدہ کہا گیا خبر دار جلدی کرو نماز کیلئے یہ سیدہ کر رہی ہیں جو نماز کا گھرانہ ہے جس میں خود قرآن کی آیات اترتی ہیں وہ گھرانہ نماز کی اتنی احتیاط کر رہا ہے یہاں دیکھو گھروں کے گھروں میں ٹولوں کے ٹولے بے نماز سارے کوئی نہیں پڑھتا بچے بوڑھے بڑے چھوٹے سب بے نماز گپ گئے کہہ کہہ کر نماز کی ادائیگی پتہ سب کو ہے کتنی ضروری ہے نہیں چھوڑ سکتے کسی صورت نہیں چھوڑ سکتے پھر بھی کوئی نہیں چھوڑ سکتے اس کو یوں casual لیتے ہیں پتہ نہیں ان کو نیند کیسے آ جاتی ہے عشاء کے بغیر پتہ نہیں ان کی آنکھ کیسے کھل جاتی ہے فجر ظہر اور عصر کے بغیر جو لوگ نماز کے عادی ہوتے ہیں ان سے پوچھو۔

نماز تو زندگی ہوتی ہے انسان کی نماز صحت کا نام ہے نماز تو برکت کا نام ہے نماز تمہاری اللہ سے ملاقات کا نام ہے (سبحان اللہ) یہ تو اتنی اعلی چیز ہے اس سے پوچھو جس کو اس کا مزہ لگ گیا ہے اتنی اعلی چیز ہے اتنی نماز پڑھائی سیدہ نے آپ کو کہ اس وقت جب نماز عصر کا وقت ہوتا ہے آپ سجدے میں چلے جاتے ہیں فرماتے ہیں مولا مجھے موت بھی قبول ہے سجدہ نہیں چھوڑ سکتا تیرا سجدہ نہیں چھوڑا موت قبول کر لی عصر پڑھی آپ نے اس وقت کتابوں روایتوں میں آتا ہے اس وقت آپ نے اپنے خون سے وضو کیا وضو کرنا تھا ناں اپنے لہو سے وضو فرمایا نماز نہیں چھوڑی یہاں ساس نوں بیٹا بیٹی سب بے نماز اور فون پر فون ٹوک رہا ہے ہمارے گھر کے حالات نہیں ٹھیک ہو رہے حضرت صاحب حضرت صاحب لڑائیاں نہیں ختم ہو رہی حضرت صاحب فلاں ظلم فلاں زیادتی ہوگی نماز کا پوچھو تو ہنس کر کہتے ہیں وہ تو کبھی نہیں پڑھی یہ نہیں کہ غمگین ہو کر ہنس کر کہتے ہیں پڑھی نہیں کبھی ایسے لوگوں کیلئے کربلا کیوں سنائے کیا کریں ایسے لوگوں کو کربلا سنا کر جن کیلئے نماز اس طرح کی ہے (اللہ)

☆اس طرح کا انداز ہے نماز کا آقا دو جہاں ﷺ فجر پڑھ کر تشریف لائے مسجد نبوی میں آپ ﷺ کی عادت مبارکہ تھی آپ فجر پڑھ کر ضرور سیدہؓ کے گھر آتے تھے آپ سیدہ کی زیارت کرتے سیدہ آپ کی زیارت کرتی یہ آپ کا روزانہ کا معمول تھا اپنی بیٹی کی زیارت کر کے دن کا آغاز کرتے آپ گھر آئے دیکھا سیدہ یوں چار پائی پر لیٹی ہیں آنکھیں بند ہیں اور آپ کی کمر بھی سیدھی ہے لیٹی ہوئی آنکھیں بھی بند ہیں غالباً آپ تہجد پڑھ کر ریسٹ کیلئے لیٹی ہوں گی تو سیدنا حسینؓ موجود ہیں سیدہ فاطمہؓ بھی ہیں تو آپ نے اپنے پاؤں کی ٹھوکر سے چار پائی کو ہلا دیا زور سے ٹھوکر ماری جب چار پائی ہلی تو سیدہ کی آنکھ کھل گئی تو دیکھا حضور ﷺ کھڑے ہیں سیدھی اٹھی سلام کیا ہاتھ چوما فرمایا فاطمہ فجر فرمایا حضور میں بس پڑھنے لگی تھی تھوڑا بس سیدھا کیا ہے ابّاں جان میں بس پڑھنے لگی ہوں فرمایا میں نے سمجھا شائد آپ سو گئی ہیں

فاطمہ! اٹھو فجر پڑھو نماز پڑھو میری بیٹی ہونا تجھے بخشوا نہیں سکے گا۔

نماز پڑھو یہ سختی دیکھیں حضور کی گھر پر نماز کے اوپر اور ہماری حالت دیکھیں چل نہیں پڑ تا تے کی کر یئے سنتا نہیں ساڈی میاں تے میاں ہی ہونداا ے ہن ادے تے حکم تے نہیں ناں چلدا اے پتر نہیں پڑھدا تے کی کراں جوان ہو گئے نے بہانے سنیں ان کے بہانے رکھیں ان کے سامنے اس کو دوزخ میں گرنا تمہیں منظور ہے یاں تو کہو منظور ہے پھر تو کرو بہانے یہ اگر تمہیں واقعی منظور ہے تو چھوڑ واس بات کو اور اگر تمہیں پیدا ہے کہ میرا بیٹا دوزخ میں نہ جل جائے تو پھر تو تم سختی کرو گے تم کہو گے نہیں چھوڑ نا نہیں ہے بھئی اللہ کرے ان شاء اللہ میں چاہتا ہوں یہ گھڑی گھروں میں ہو یہ گھروں میں ہونی چاہئے نماز کا ٹائم ہو گیا ہے (سبحان اللہ) ایسی جگہ لگی ہو جہاں گزرتے ہوئے لوگ گھڑی دیکھیں مسجدوں میں اس کا کیا کام ہے یہاں تو لوگ پڑھ ہی لیتے ہیں نماز یہاں سارے نماز ہی پڑھنے آتے ہیں یہ گھڑی گھروں میں ہونی چاہئے یہ گھروں میں ایک سسٹم ہونا چاہئے نماز کا جو سیدہ نے قائم کیا (سبحان اللہ)

☆آخری بات

تربیت کا حسین رنگ

آپ نے اپنے بچوں کو ہر قسم کی مصیبت کیلئے بچپن سے ہی تیار کیا آپ نے اپنے بچوں کو فری ہنڈ نہیں دیا ہر سہولت نہیں دی یہ وہ گھر تھا سات دن ہوتے ہیں ہفتے میں چھ دن آپ کے گھر چھولا ہی نہیں جلتا تھا روٹی نہیں پکتی تھی سیدنا علی جو لاتے تھوڑا بہت ہوتا بس اکثر یہ گھرانہ پانی پی کر بس گزارا کرتا تھا کوئی سہولت نہیں۔

ایک بار حضرت فاطمہؓ آپ جب عمر زیادہ ہوئی حضورﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی کچھ لونڈیاں کسی جہاد سے آئی تھی فتح ہو کے سیدنا علیؓ نغ فرمایا آپ تھک جاتی ہیں تو جا کر کوئی لونڈی لے آئیں کوئی ملازمہ لے آئیں آپ نے کہا نہیں تیرے لیے نہیں ہے یہ اپنے کام خود کر تو یہ گھرانہ اس حد تک اپنے بچوں کیلئے اس طرح تھا انہیں بچپن سے ہی ہر مصیبت کیلئے تیار کیا گیا اور ان کو فری ہنڈ نہیں دیا گیا سارا کچھ ہی دے دیا جائے یہ غلط ہے اپنے بچوں کو ہر شے دینے کی غلطی کبھی نہ کرو بہت بڑی زیادتی کرو گے اگر تم نے ہر شے دینے کی غلطی کی تم نے ان کو نازو پالا اور تم نے ان کے منہ میں سونے کا چیچ ڈالا ظلم کیا ہے تم نے ان کیساتھ ساری زندگی ایک جیسے حالات نہیں رہتے بہت سخت قسم کے حالات آتے ہیں اپنے بچوں کو تیار کیا جائے ہر قسم کی صورت حال کیلئے تو آپ نے سیدنا امام حسینؓ کو جھکنے کی تربیت عطا فرمائی اچھا کوئی نہیں ملی ٹھیک ہے کوئی بات نہیں حالانکہ چاہتی تو ہاتھ اٹھاتی اللہ جنت سے کھانے بھیج دیتا فاطمہ کیلئے لیکن آپ نے ایسا کبھی نہیں کیا اپنے بچوں کو ٹاف لائف دی ہے چودہ برس کی عمر تک آپ نے اتنے سخت دن دیئے کہ ان دنوں کا اندازہ اس وقت ہوتا ہے جب ۸۔۔۹۔۔۔۱۰

محرم گزری ان تینوں دنوں میں پانی کا ایک قطرہ اہل بیت کے کھلے میں نہیں گیا لیکن اتنی ٹریننگ ہو چکی تھی روزہ رکھ رکھ کر کہ ان کو پیاس لگی نہیں کسی کو اتنی ٹریننگ ہو چکی تھی کہا ٹھیک ہے نہیں ملتا تو نہ سہی پہلے بھی تو ایسے ہی گزری ہے چلو یہ بھی تین دن سہی کسی ایک کے ماتھے پر شکن نہیں آیا یہاں بچیوں کو جب اگلے گھر بھیجتے ہیں ان کو بتا کر بھیجیں پتر اب گوٹ گوٹ کر جینا شروع کر آج سے آغاز ہوا تیرا گوٹ گوٹ کر جینے کا حضور بڑا اچھا گھرانہ ملا ہے بڑے اچھے لوگ ملے ہیں میری بچی خوش ہی رہے گی یہ غلطیاں اپنی بچیوں کو ناں بتاؤ اس طرح کے الفاظ بتاؤ گے وہ آگے ہی بے وقوف ہیں آگے زندگی ٹاف ہے ان کو حقیقت بتا کر بھیجو پتر شادی ہوگئی ہے دعا واں تیرے نال نے پر گوٹ گوٹ کے جینا اے بس یہ ذہن میں رکھو ہم نے کیا سیکھایا بچوں کو ہم نے ان کو ایک پھولوں کا انداز محال تعمیر کر کے آگے جا کر کوئی ساس ماں بن سکتی ہے یہ کبھی نہیں ہوسکتا ناممکن وہ ساس ہے وہ ماں نہیں بنے گی کبھی بھی تم سو بار کہو نہیں میری ماں ہی اے بھئی آپ کہے میری ماں ہے دیں بھی عزت اس کو ماں کی لیکن وہ ماں نہیں بن سکتی وہ ساس ہے اس نے ساس ہی رہنا ہے آپ اسے کیوں اسی تربیت دے رہے ہیں وہ بچپن سے اس طرح کے ذہن بنا کر جا رہی ہے جونہی آگے ایسی بچی جاتی ہے بیڑا غرق ہو جاتا ہے طلاقوں پر طلاق ٹھوک رہی ہے کیوں کیونکہ ٹریننگ نہیں ہے اس چیز کی تو ٹاف حالات کیلئے آپ نے بچوں کو تیار کرنا ہے۔ بچی اپنے گھر میں بستی ہے رشتے کی وجہ سے ماں باپ کیساتھ اس کا پیار کا رشتہ ہوتا ہے۔

اپنے گھر میں وہ بستی ہے محبت پیار کی وجہ سے اگلے گھر میں وہ بستی ہے حسنِ اخلاق کی وجہ سے۔

پیار پچھلے گھر تھا اگلے گھر صرف تمہارا حسنِ اخلاق تمہیں بچاتا ہے یہ تربیت ہی کوئی نہیں دیتا لہذا اخلاق ہوتا کوئی نہیں اخلاق ناں ہونے کی وجہ سے جب آگے جاتی ہیں وہاں پھر ماں بھی شامل ہو جاتی ہیں باپ بھی شامل ہو جاتے بیٹی تو پہلے ہی بداخلاق ہے۔ پتہ نہیں اگلا کیسا ہوگا بداخلاق والا یا اخلاق والا ہوگا وہ تو اللہ جانتا ہے ناں اندھیرے میں لوگ تیر جلاتے ہیں ناں جب شادی ہوتی ہے کہ سو فیصد پتہ ہوتا ہے اندھیرے میں تیر ہوتا ہے اچھا یا راچھے ہی لوگ ہوں گے یہ تو تمہارا اخلاق ہے جو تمہیں وہاں بساتا ہے تو ایسی چیز ہی کوئی نہیں اس سے کیا ہوتا ہے پورا کا پورا معاشرہ اس عذاب کی زد میں آجاتا ہے اور کئی گھر اوجر جاتے ہیں کہ آپ نے بچی کو تعلیم ہی نہیں دی کہ بیٹا گوٹ گوٹ کے جینا شروع ہو گیا ہے میں نے کہا مبارک ہو یہ تو اللہ والوں کی زندگی ہے ان کا طریقہ ہے بڑے لوگوں کا طریقہ ہے گوٹ گوٹ کر جینا یہ عیب والی بات نہیں ہے یہ بہت بڑی چیز ہے لہذا چونکہ تمہیں سیکھایا نہیں جاتا تمہیں وہ عیب نظر آتا ہے تمہیں لگتا ہے یہ تو میری زندگی مرگئی میں ختم ہوگئی یہ بھی ہو گیا وہ بھی ہو گیا سیدنا حسینؓ کا ذکر سن کر تم کیا لے کر جاؤ گے جس طرح کا گوٹ کر آپ نے زندگی کو کھویا ہے ایسا کوئی کھو سکتا ہے جس طرح گوٹ کر آپ گئے ہیں کوئی بھی نہیں یہ میری باتیں تھوڑی سخت ضرور ہیں لیکن یہی حقیقت ہے جو میں نے آپ کے سامنے رکھ دی ہے سیدہ نے ان چیزوں سے سیدنا حسینؓ کو تعمیر فرمایا اور جب آپ اُس لیول پر آتے ہیں پھر آپ گھبرائے نہیں لڑ گڑائے

نہیں ستر لوگوں کے جنازے پڑھتا حسین اپنے جوان علی اصغر کی لاش اٹھتا ہوا حسین ننھے علی اصغر کو سینے سے لگا تا ہوا حسین اس کے ماتھے پر ایک شکن نہیں آئی اس کا پاؤں نے لڑکھڑایا ایک باراس نے یہ نہیں کہا مولا میرے ساتھ اتنی بڑی زیادتی کیوں میں نواسہ رسول ہوں کتنا بڑا میرا مقام ہے مولا تو مجھے ناں ایسے کر ایسا نہیں کہا آپ نے ہر چیز کو آمین کہہ دیا۔

☆اللہ نے بھیجا جبرائیل آئے کہا میرے لیے کوئی خدمت کہا نہیں چلے جائیں کہا کوئی ضرورت نہیں آگ کا فرشتہ حاضر ہوا کہا حاضر ہوں پانی کا فرشتہ آ گیا پانی حاضر ہے کہا کوئی ضرورت نہیں سارے فرشتے اکٹھے ہوکر آ گئے ساری کائنات کے فرشتے اکٹھے ہوئے اورعرض کی حضور ہمیں کوئی خدمت کا موقع دے دیں کوئی خدمت ہم سے لے لیں اس وقت بہت بڑی آزمائش ہے آپ پر فرمایا نہیں تم میں سے کسی کی حاجت نہیں ہے مجھے جو میری ماں نے پالا ہے آج بتاؤں گا میری ماں کا خون کیسا ہے آج دیکھاؤں گا میری ماں کی تربیت کیا ہے چلے جاؤ مجھے کسی کی ضرورت نہیں ہے اور پھر حسین خود سر جھکا کر سر سجدے میں رکھتے ہیں کیونکہ ماں نے جھکنا سیکھایا ہے ماں نے آگے سے لڑنا ڈٹ جانا اس طرح کی چیزیں نہیں سیکھائی ماں نے جھوکنا سیکھایا ہے کہا ٹھیک ہے اگر کاٹنا ہے سر تو سجدے میں ہی کاٹ لو اس وقت اللہ کی بارگاہ سے صدا آتی ہے فرشتوں آجاؤ اب میں اور حسین بات کریں گے میری اور حسین کی بات ہوگی یہ سارے معاملات پیچھے ہو گئے ہیں موت سے کہا تو بھی پیچھے ہٹ جا پیچھے ہو جا تیرا کوئی معاملہ نہیں ہے میں اور حسین بات کریں گے۔

پوچھا حسین کیا چاہتے ہیں؟

ابھی ایک اشارہ ہوگا یہ سارے ختم ہو جائیں گے ان کی تلواریں ریزہ ریزہ ہو جائیں گی ان کے جسموں کے جیترے اڑ جائیں گے آپ اشارہ کریں آپ نے کسی کو کچھ بھی نہیں کہا میں خدا ہوکر پوچھتا ہوں بتا تیری رضا کیا ہے؟

؎خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے خدا بندے سے پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

خود پوچھا بتا تیری رضا کیا ہے ہائے میں ان الفاظ کو دوہراتا ہوں سینہ پٹ جائے گا اس حد تک آپ کے ان لفظوں میں اللہ کا پیار ہے محبت ہے فرمایا مولا میں حسین صرف یہ چاہتا ہوں جب میرا سر سجدے میں جائے تو میرا سر قربان ہو جائے میری قربانی میرے نبی کیلئے قبول فرما میرے دین کیلئے قبول فرما فرمایا ایسا ہی ہوگا آپ نے جو کہا کر دیتے ہیں اور وہی ہوا آپ نے سر سجدے میں رکھا اور آپ کا سر کاٹ دیا گیا تو یہ محبت کی داستان ہے جس کے پیچھے فاطمہؓ کا نور ہے فاطمہ کی محنت اور کوشش ہے اور آج اگر میں اور آپ ان کا ذکر کر رہے ہیں اور ہمارے بچے اگر گلیوں میں ذلیل ہو گئے ہمارے بچے اگر میڈیا کی زد میں آ گئے ہمارے بچے اگر بے نماز ہوکر رہ گئے تو حسین کا ذکر کر کے اپنی زبانوں کو اس طرح سے ناں کرو کہ حسین کا ذکر کر کے اپنے آپ کو اعمال میں پیچھے نہ رکھو ایسا نہ کرو اللہ توفیق دے (آمین) ان شاءاللہ میں سب کو خوش نصیب سمجھتا ہوں آپ ہر سال اس کا اہتمام کرتے ہیں اور آپ ہر سال اس کے لیے محنت کرتے ہیں کوشش کرتے ہیں آپ آتے ہیں آج بھی آپ نے بڑا اچھا انتظام کیا آپ سب نے یہاں حاضری دی ہے میرے اس پیغام کو نہ بولیے گا (ان شاءاللہ)

یہ پیغام خصوصاً سیدنا امام حسینؓ کا پیغام ہے خصوصاً آپ کی طرف سے ہے کہ اپنے بچوں کا خیال کرو میں نے تو کر دیا جو کرنا تھا میری تو اب اس عزت تک کوئی نہیں پہنچ سکے گا میں تو بلند ہی بلند ہوں تم اپنی اولاد کو بلند کرنا شروع کرو آج بھی دیر نہیں ہوئی ابھی شروع کرو اپنی اولاد وں کو حسین بناؤ حسین جیسی قوت پیدا کرو ان میں فاطمہ کے اسوۂ حسنہ پر آجاؤ ہر گھر کے اندر اللہ نے حسین رکھے ہیں لیکن کوئی فاطمہ آئے تو وہ حسین بنے تو تم سب وہ فاطمہ ہو پورا زمانہ اگر ان اصولوں کو اٹھا لے اور ان اصولوں کو دیکھ لے تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ پوری دنیا میں امن ہو پوری دنیا میں سکون ہو ہر طرف قرآن کے نغمے گونجیں اور پوری دنیا اسلام کیلئے گلستان کی شکل اختیار کر جائے کہ جس ملک کو دیکھو وہاں سے خوشبو اٹھے۔

قتلِ حسین اصل میں مرگ یزید ہے — اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

ہر ۱۰ محرم پر اسلام دوبارہ زندہ ہوتا ہے اللہ مجھے آپ کو توفیق دے جو سعادت مجھے آپکو ملی ہے اللہ عمل کی توفیق دے۔

☆ پہلی جوانی کو پاکیزہ رکھو جوانی کی عبادت پیغمبروں کی عبادت کی طرح ہے۔ سجدوں کا مزہ لو ان کو لمبا کرو کیونکہ یہ جوانی کے سجدے ہیں یہ بڑے اعلیٰ ہیں۔ اس سے تمہاری اولاد میں اس کا نور جائے گا۔ پہلے سے تربیت شروع کرو۔

☆ دوسرا آپ نے تلاوتِ قرآن کا اہتمام کیا۔ خود قرآن کی طرف آئیں بار بار تلاوت کریں کھولیں۔

☆ درس سنیں درس کی عادت بنائیں اپنا ذوق بنایئے شوق بنایئے اللہ تعالیٰ میرے پیر و مرشد پر رحمتیں نازل فرمائے آمین آپ جیسا کوئی نہیں ہے واقعی آپ جیسا کوئی نہیں ہے۔

☆ ایک بار میں آپ کیساتھ جا رہا تھا میں نے فرمایا اتنا حضور آپ نے درسوں کا شوق ڈال دیا ہے اب تو جینا مرنا ہی درسوں کیساتھ ہے میں اگر درس نہ دوں موت کے دھنے پر پہنچ جاؤں مر جاؤں اگر درس نہ دوں یہ درس ہی ہیں جنھوں نے مجھے بچانا ہے کہنے لگے بیٹا مبارک ہو اگر یہ واقعی ذوق بن گیا ہے تو تم کامیاب ہو گئے ہو۔ یہ درس بڑی ضروری چیز ہوتے ہیں یہ تمہارے لیے زندگی کا ایسا معاملہ بنے جیسے روٹی اور پانی ہے اس طرح درس بنے۔

☆ **نماز کا اپنے اوپر خود کوڑا برسائیں نماز کا اور اپنے بچوں پر نماز کی اتنی سختی کریں** مشہور ہو جائے کہ لوگ کہیں نماز کے وقت یہاں نہیں جانا ہمیں بھی ساتھ نماز پڑھائیں گے مہمان آیا اس کو بھی کھڑا کرو شادی پر آئے ہو پہلے نماز سختی پورا نماز کا دھیان رکھا جائے۔ نماز کو قائم کرنے کا مطلب یہ ہے کہ نماز اپنی جگہ رہے تمہاری زندگی نماز کے گرد پھیر جائے نماز وہی رہے اس کو نہ چھیڑو ہم نماز کو آگے پیچھے کر دیتے ہیں او گئی نماز میرے بہت سارے بچے ابھی تک یہ بات سمجھ نہیں پائے میں ان کو سہی نمازی نہیں دیکھتا ہوں میں ان کو اچھا نمازی نہیں پاتا ہوں کہ وہ نماز کے معاملات پر سختی کریں کہ جب نماز کا وقت آ گیا ہے تو بھئی پہلے نماز ہے نہیں دیکھتا ہوں بہت تھوڑے ہیں بلکہ نہیں کوئی ایک آدھا ہو گا باقی اسی طرح casual لیتے نماز کو اس طرح نہ کرو سیدہ فاطمہ نے اس کی بڑی سختی کی ہے۔

اللہ نے یونہی حسین کو اتنا بڑا نماز کا عادی نہیں بنایا کہ آپ کے جسم پر اتنے زخم تھے جتنی قرآن کی آیات اس کے باوجود نماز پڑھی نماز نہیں چھوڑی تو یہ نظام ہے۔

☆جب آپ کے بچے کے معاملات بہتر ہو جائیں اس کو اپنے گھروں کے اندر رکھیں کزنوں کے پاس بھیج دینا چچا تائے کے گھروں میں بھیج دینا کزن کے ساتھ بیٹھ بیٹھ کر ان کی زندگی ناں ایسا نہ کریں انہیں بچائے ان چیزوں سے گھروں میں رکھیں اپنے بچوں کو سیدنا حسینؓ کو گھر میں رکھا گیا کسی چچا تائے کی طرف نہیں بھیجا جاتا تھا آپ اپنے بچوں کو رشتہ داروں کے گھروں میں بھیجنا بند کریں وہ دور کوئی اور تھے گزر گئے اب وہ دور نہیں ہے اپنے بچوں کو بچائے اس سے کسی صورت اس کو رات باہر ناں رہنے دیں وہ کہی بھی گیا ہے رات پُتر گھر اپنے گھر میں میرے پاس میرے سامنے سونا ہے تم نے کسی صورت اس کو سپر ر نہ کریں یہ انداز ہے جو آپ نے اگر کر لیے گھروں میں اُجالا ہو گا اللہ برکت عطا فرمائے گا اللہ مجھے اور آپ کو سچی محبت عطا فرمائے سچا قرآن کا ہمیں ہادی بنائے اللہ ہمیں سیدہ فاطمہ کے اسوۂ جو نور کی شکل میں عطا کیا گیا اللہ اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے (آمین)